فتاوی الصیام

فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ عبداللہ بن عبدالرحمن الجبرین حفظہ اللہ

اور اس کیساتھ

روزوں، نماز تراویح اور زکوٰۃ کے بارے میں احکامات

فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین حفظہ اللہ

ترجمہ/

عبدالمالک مجاہد　محمد اقبال عابد

دار السلام للنشر

الریاض

الناشر
مكتبة دار السلام
فرع شارع الأمير عبدالعزيز بن جلوي (الضباب سابقاً)
الرياض ـ تلفون، ٤٠٣٣٩٦٢ فاكس ، ٤٠٢١٦٥٩

حقوق الطبع محفوظة
الطبعة الاولٰى
١٤١٦ھ ١٩٩٦م

ⓒ مكتبة دار السلام للنشر ، ١٤١٦هـ

فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر

العثيمين ، محمد بن صالح

فتاوى الصيام / محمد بن صالح العثيمين ، عبدالله بن عبدالرحمن الجبرين ، ترجمة عبدالمالك مجاهد .ـ الرياض.

١٣٦ ص ؛ ١٧ سم

ردمك ٤-٧١-٧٤٠-٩٩٦٠

النص باللغة الأردية

١ - الصوم ٢ - الفتوى الشرعية أ - الجبرين ، عبدالله بن عبدالرحمن (م . مشارك) ب - مجاهد ، عبدالملك (مترجم) ج - العنوان

ديوي ٢٥٢،٢ ١٦/٢٦٤٧

رقم الإيداع : ١٦/٢٦٤٧
ردمك : ٤-٧١-٧٤٠-٩٩٦٠

فہرست

نمبر شمار	عناوین	صفحہ نمبر
۱	عرض ناشر	۵
۲	مقدمہ	۷
۳	پہلی فصل : روزوں کے احکام	۱۱
۴	دوسری فصل : روزے کی حکمت اور اس کے فوائد	۱۵
۵	تیسری فصل : مریض اور مسافر کے روزوں کے احکام	۱۹
	مریض کے روزے	
	مسافر کے روزے	۲۲
٦	چوتھی فصل : روزے کو توڑنے والی اشیاء	۲٦

۷ پانچویں فصل : ۳۳

نماز تراویح

تراویح کی سنت تعداد ۳۴

۸ چھٹی فصل :

زکوۃ اور اس کے فوائد ۳۶

۹ ساتویں فصل : ۴۷

زکوۃ کے حقداران

۱۰ آٹھویں فصل : ۵۳

صدقہ فطر کے بارے میں

۱۱ رمضان کے احکامات وواجبات ۵۶

۱۲ روزوں کے حکم کے اعتبار سے لوگوں کی اقسام ۵۷

۱۳ مفید معلومات : ۶۲

۱۴ فتاوی : ۶۵

روزوں کے مسائل اور احکام

شیخ محمد بن صالح العثیمین

۱۵ فتاوی : ۸۶

روزوں کے مسائل اور احکام

شیخ عبداللہ بن عبدالرحمن الجبرین

عرض ناشر

آخرت کی کامیابی کا دارومدار اس بات پر ہے کہ ہر مسلمان اسلام کے بنیادی ارکان و احکامات پر صحیح شعور اور پوری استطاعت کے ساتھ عمل کرے۔ اسی لئے دین اسلام میں علم حاصل کرنا فرض عین اور دوسروں تک پہنچانا فرض کفایہ قرار دیا گیا۔

ہماری شروع سے ہی یہ خواہش اور کوشش رہی ہے کہ دینی احکامات عوام الناس کے سامنے اس طور پر پیش کئے جائیں کہ وہ بڑی بحثوں میں پڑے بغیر اس کے اساسی مسائل سے آگاہ ہو جائیں تاکہ اپنے اعمال قرآن و سنت کے مطابق بنا کر آخرت کی کامیابی کو یقینی بنا سکیں۔

روزہ اسلام کے بنیادی پانچ ارکان میں سے ایک رکن ہے۔ جس کی فرضیت قرآن و سنت سے ثابت ہے۔ محدثین اور ائمہ کرام نے اس دینی فریضہ کے احکامات عوام تک پہنچانے کے لئے قرآن و حدیث پر مبنی کتب لکھیں اور فتوے جاری کئے۔

زیر نظر کتاب "فتاوی الصیام" روزوں سے متعلق احکام و مسائل

کی آل پر اور تمام صحابہ کرام اور جو ان کی پیروی کریں، قیامت تک سب کے اوپر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوں۔

رمضان المبارک کی آمد کے سلسلہ میں ہم اپنے مسلمان بھائیوں کے لئے درج ذیل شرعی احکامات بیان کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے اس کام کو خالص اپنی رضا کے لئے قبول فرمائے۔ اس کام کو اپنی شریعت کے مطابق بنائے اور اس سے بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچے۔ یقیناً وہ سخی اور کریم ہے۔

پہلی فصل

روزوں کے احکام کے بارے میں

رمضان المبارک کے روزوں کا کتاب اللہ و سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام مسلمانوں کے اجماع سے فرض ہونا ثابت ہے۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرہ میں ارشاد فرمایا :

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝ أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ فَمَن تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ وَأَن تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَن كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴾

اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم میں تقوی کی کیفیت پیدا ہو جائے۔ گنتی کے چند دن ہیں لیکن تم میں،

سے جو شخص بیمار ہو یا سفر میں ہو تو وہ اور دنوں میں اس گنتی کو پورا کر لے اور جو لوگ روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھتے ہوں (پھر نہ رکھیں) تو وہ فدیہ دیں ایک روزے کا فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے اور جو شخص اپنی خوشی سے نیکی میں سبقت کرے گا تو وہ اس کے لئے بہتر ہے۔ لیکن اگر تم سمجھو تو تمہارے حق میں اچھا یہی ہے کہ روزہ رکھو۔ رمضان المبارک وہ مہینہ ہے جس میں قرآن پاک نازل کیا گیا جو لوگوں کو ہدایت کرنے والا ہے اور جس میں ہدایت اور حق و باطل کی تمیز کی نشانیاں ہیں۔ تم میں سے جو شخص اس مہینے میں مقیم ہو اسے روزہ ضرور رکھنا چاہئے۔ ہاں جو بیمار یا مسافر ہو اسے دوسرے دنوں میں یہ گنتی پوری کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ نرمی کرنا چاہتا ہے۔ سختی کرنا نہیں چاہتا۔ وہ چاہتا ہے کہ تم گنتی پوری کر لو اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہدایت پر اس کی بڑائیاں بیان کرو اور اس کا شکر ادا کرو۔

اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

«بُنِيَ الإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَاإِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيْتَاءِ

الزَّكَاةِ، وَحَجِّ الْبَيْتِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ». (متفق عليه)

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔ کلمہ شہادت کہ اللہ کے سوا کوئی الہ (معبود) نہیں ہے اور بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوۃ کا ادا کرنا، بیت اللہ شریف کا حج کرنا اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔

اور صحیح مسلم میں آخری الفاظ یوں ہیں

«صَوْمِ رَمَضَانَ وَحَجِّ الْبَيْتِ».

رمضان کے روزے رکھنا اور بیت اللہ کا حج کرنا (یعنی روزوں کو حج پر مقدم کیا) ۔

تمام مسلمان رمضان المبارک کے روزوں کی فرضیت کے قائل ہیں۔ جو شخص مسلمان ہو کر رمضان المبارک کے روزوں کی فرضیت کا انکار کرے وہ مرتد اور کافر ہے۔ اس کو توبہ کرنی چاہئے اگر وہ توبہ کر لے، رجوع کر لے اور ان کی فرضیت کا اقرار کرے تو ٹھیک ہے ورنہ (مسلمان ہو کر انکار کرنے والے) اس کافر کو قتل کر دیا جائے۔

رمضان المبارک کے روزے دو ہجری میں فرض ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے نو مرتبہ رمضان کے روزے رکھے۔ رمضان المبارک کے روزے ہر مسلمان پر جو عاقل اور بالغ ہو، فرض

ہیں۔

روزے کافر پر فرض نہیں ہیں اور اگر وہ روزے رکھے تو ان کو قبول نہیں کیا جائے گا۔ یہاں تک کہ وہ مسلمان ہو جائے۔ اسی طرح روزے بچوں پر بھی فرض نہیں تاآنکہ وہ بالغ ہو جائیں یا ان کی عمر پندرہ سال ہو جائے یا اس کی زیر ناف بال نکل آئیں یا احتلام کے ذریعہ اس سے منی نکل آئے یا اس کے علاوہ جو بھی بلوغت کی علامت ظاہر ہو۔ اسی طرح لڑکیوں پر بھی بلوغت سے قبل روزے فرض نہیں ہیں اور بلوغت کو پہچاننا عام لوگوں میں معروف ہے۔ لہٰذا روزوں کی فرضیت مرد اور عورت پر بلوغت کے بعد ہی ہے لیکن بچوں کو روزے رکھوائے جائیں تاکہ وہ بچپن سے ہی اس کے عادی ہو جائیں تاہم اس بات کا بھی خیال رہے کہ ان کی صحت کے لئے مضر نہ ہوں (یعنی بہت چھوٹی عمر کے بچوں پر جبر کرکے روزے نہ رکھوائے جائیں)۔ اسی طرح جو شخص پاگل ہے 'اس کا دماغ خراب ہے' مجنون ہے تو اس پر روزے فرض نہیں ہیں۔ اسی طرح ایک شخص اتنا بوڑھا ہو گیا ہے جو اچھائی اور برائی میں تمیز نہیں کر سکتا تو اس پر بھی نہ روزے فرض ہیں اور نہ روزوں کے بدلہ میں کسی مسکین کو کھانا کھلانا۔

دوسری فصل

روزوں کی حکمت اور ان کے فوائد

اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ایک نام حکیم ہے۔ جس کا معنی اور مفہوم یہ ہے کہ وہ حکمت والا ہے اور حکمت یہ ہے کہ تمام کاموں کو اچھی طرح سے ادا کرنا اور اس کو اس کے صحیح مقام پر رکھنا۔

اللہ تعالیٰ کے ہر کام میں حکمت ہے اور اس نے جو چیز بھی پیدا کی ہے یا اس کو نافذ کیا ہے تو اس میں یقیناً کوئی حکمت ہے۔ جو اس حکمت کو نہ سمجھ پایا' تو یہ اس کی اپنی کم علمی ہے ورنہ اس کا کوئی کام اور حکم حکمت سے خالی نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے روزوں کی فرضیت اور ان کی حکمت و فوائد سے اپنے بندوں کو آگاہ کردیا ہے۔

۱- روزوں کی حکمتوں میں اہم چیز یہ ہے کہ یہ ایک عبادت ہے۔ بندہ اس عبادت سے اپنے رب کا قرب حاصل کرتا ہے۔ وہ اپنی محبوب ترین چیزوں کو اس کی محبت کی خاطر چھوڑ دیتا ہے۔ انسان کا کھانا پینا اور نکاح وغیرہ محض اپنے رب کی رضا اور اس کی خوشنودی کے حصول کی خاطر چھوڑتا ہے۔ یہ چیز انسان کے ایثار کو ظاہر کرتی ہے کہ وہ اپنے رب کی رضا کے لئے اپنی محبوب ترین چیزوں کو پس پشت ڈالتا اور آخرت کی